eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

محمد سعید احمد
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد
ڈاکٹر سعید احمد
صدر نشین شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

Muhammad Saeed Ahmad
Ph.D Scholar, Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.
Dr. Saeed Ahmad
Chairman, Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.

عبدالعزیز خالد کی تصانیف کا اجمالی جائزہ

A Comprehensive Review of Abdul Aziz Khalid's Works

Abstract

Abdul Aziz Khalid is one of the most renowned Pakistani poet of Urdu literature.He adorned his poetry bouqet with multiple languages such as Arabic, Persian,Turkish, Hindi and Hebrew.He wrote almost forty books on different types of literature especially on Naat,Ghazal,Poem, quatrains, translation and criticism.His knowledge & vision about Islamic history and literature of different languages is above board.The names of his books are very unique and earned immense popularity particularly Farquleet, MaazMaaz, TaabTaab, Manhamanna, Lehun-e-sareer, Abu Turab, Sani lasani, Kaf e Darya, Kilk e Mouj, Kharoosh e Khum etc.The reader can enhance his awareness about religions, love tails, historic sense, idioms, phrases, Quranic Verses, Hadith, traditions of Islamic culture & life of Prophet Muhammad (SAAW)and his companions. His poetry is a beautiful blend of classic and modernism.

Keywords: Abdul Aziz Khalid, Farquleet, MaazMaaz, TaabTaab, Manhamanna, Bu Turab, Sani lasani, Kaf e Darya, Kilk e Mouj, Kharoosh e Khum.

کلیدی الفاظ: عبدالعزیز خالد، فارقلیط، ماذماذ، طاب طاب، منحمنا، بوتراب، ثانی لاثانی، کفِ دریا، کلکِ موج، خروشِ خم۔

فارسی کا مشہور مقولہ ہے۔ ”کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی“ (اپنے فن اور کسب میں کمال حاصل کر تاکہ جہاں کو تو پیارا لگے۔) اور عربی کا مقولہ ہے کہ ”مَن جَدّ وَجَدَ“ (جس نے کوشش کی اس نے حاصل کر لیا) ان مقولوں کے مصداق عبدالعزیز خالد نے اپنی سرگرمیوں اور دلچسپی کے ہر میدان میں کمال کے حصول کو مطمح نظر بنائے رکھا۔ ان کی پوری زندگی کسب کمال کے لیے جدوجہد کی ایک مسلسل داستان ہے۔ خالد کے ہاں حصول کمال کی کوشش ایک ادیب کا مقدس فریضہ ہے اور وہ اکثر اس بات کا اظہار بھی کرتے کہ فن کار کے لیے یکسوئی اور لگن شرط لازم ہے۔ ارشاد احمد حقانی ان کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"خالد کے نزدیک حصول کمال کی کوشش ایک جہاد مسلسل ہے اور وہ کامل شرح صدر کے ساتھ اس جہاد کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے۔"(۱)

خالد قدیم ترین عالمی ادب سے لے کر اپنے عصر کے جدید ترین عالمی ادب پر گہری وبسیط نظر رکھنے والا شاعر تھا۔ وہ کثیر المطالعہ ہونے کی وجہ سے متنوع افکار وخیالات کو اختراعات سے اپنے شعری گلدستہ میں سجاتا ہوا نظر آتا ہے۔ انور رومان کے بقول:

"خالد ایک وسیع و دقیق علم و فضل کا مالک ہے ہمارے موجودہ ادبا و شعرا میں وہ علم و فضل کے لحاظ سے ممتاز ترین ہے۔ وہ نہ صرف کم و بیش آٹھ قدیم وجدید زبانوں کو جانتا ہے بلکہ ان کا قدیم وجدید بھی اس کے تصرف میں ہے۔"(۲)

یہ صانع لوح و قلم کا کرم ہے جسے فکر و فن کی دولت گراں مایہ سے نواز دے اور جسے یہ ملکہ ودیعت ہوتا ہے وہ اپنے فکر و فن کی بدولت گلشن شعر کو رنگا رنگ گلوں سے سجا دیتا ہے اور گوناگوں خوشبوؤں سے مہکا دیتا ہے۔ کسی بھی شاعر کا کلام اسی وقت ہی فکری نادرہ کاری کا سرچشمہ قرار پاتا ہے جب اس کی سوچ کے زاویے عمومی اور روایتی سطح سے ہٹ کر ہوں۔ خالد بے پناہ قوت تخیل کا حامل شاعر ہے۔ ہمیں یہاں ان کی تصانیف اور تخلیقات کا اجمالی جائزہ لینا ہے۔ ہم اس کام کا جائزہ درج ذیل جہات سے لیں گے:

1. حمد و نعت اور منقبت
2. غزل و نظم
3. منظوم تمثیلات
4. منظوم ترجمہ
5. تنقید
6. نثری تصانیف

ا۔ حمد و نعت اور منقبت

ہللویاہ

یہ لفظ انجیل اور زبور میں استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں یاہ کی تعریف کرو (خدا کی حمد کرو) یہ حمدیہ اشعار پر مبنی کتاب ہے جس میں تہلیل و تسبیح خداوند ہے۔ کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

وہ رب انس و جاں ہے جل جلالہ
سبحان و مستعان ہے جل جلالہ
بے کیف و کم الآن کما حقہٗ کے بوصف
روز اس کی اور شان ہے جل جلالہ(۳)

فارقلیط ﷺ

یہ خالد کا اولین نعتیہ مجموعہ ہے۔ یہ ایوان پبلشرز کراچی کی جانب سے پہلی بار ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا۔ فارقلیط انجیل مقدس کا لفظ ہے انگریزی میں Paraclete اور لاطینی میں Paracletus ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ شخصیت اور ہستی جس کا چرچا چاروں

طرف ہو۔ یعنی شہرہ آفاق شخصیت۔ خالد نے خود بھی پہلے صفحہ پر اس کی وضاحت کر دی ہے کہ اس کے معنی حق و باطل میں فرق کرنے والے کے بھی ہیں۔

یہ مجموعہ نعت بحر متقارب مثمن سالم میں ۱۳۸۴ء اشعار پر مشتمل طویل نعتیہ نظم ہے۔ یہ کتاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر قابل قدر منظوم سرمایہ ہے۔ ایک ہی قافیے اور ردیف میں ایک طویل نعتیہ نظم قلم بند کر دینا ان کی قادر الکلامی کا بڑا ثبوت ہے۔ اس کتاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ اس میں خالد نے عربی کے الفاظ اور تراکیب کو بہت خوبصورت انداز میں برتا ہے۔ کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

کریما لسجیہ ، جمیل الطویہ
توخیر البر یہ ، شہ انبیا ہے
ہے گنجینہ عالم لدنی کا سینہ
سرپشت نقش نبوت کھدا ہے(۴)

ان کے اس مجموعہ نعت کو پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ خالد ایک وسیع المطالعہ شخص ہے۔ جس طرح سے اس نے اسماء والقاب، تشبیہات اور تلمیحات کو رواں اور شستہ انداز میں استعمال کیا ہے یہ تمام محاسن اس کے قادر الکلام ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

منحمنا صلی اللہ علیہ وسلم

یہ خالد کا دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ یہ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔ منحمنا" اصل میں سریانی لفظ ہے اور برناس کی انجیل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیش گوئیوں کے طور پر استعمال ہوا ہے اور بعض کے بقول سریانی زبان میں "محمدؐ" کو ہی "منحمنا" کہا گیا ہے۔ یہ مجموعہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے اور یہ ایک طویل غیر مردف نظم اور قصیدہ ہے اس کتاب کے آغاز میں "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" والی رباعی درج ہے۔ اس قصیدہ میں تمہید و تشبیب کا اہتمام کیے بغیر مطلع ہی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا بیان ہے۔ اس میں اسلامی کرداروں کی کثرت ہے:

محمد انجمن کن فکاں کا صدر نشیں
محمد افسر آفاق و سرور عالم
وہ عبدہ و رسولہ و اسمہ احمد
کتاب و حکم و نبوت کا خاتم و خاتم(۵)

حمطایا صلی اللہ علیہ وسلم

یہ عبدالعزیز خالد کا تیسرا نعتیہ مجموعہ ہے۔ حمطایا اپریل ۱۹۷۶ء میں مقبول اکیڈمی سے شائع ہوئی۔ اس میں ستائیس طویل اور مختصر نعتیں ہیں۔ حمطایا عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں حرام کام سے روکنے والا مجموعہ کے صفحہ ۶ پر حمطایا کی وضاحت کچھ یوں ہے:

کام جس کا ہے امر بالمعروف
دے جو انساں کو خیر و شر کا وقوف

حرام سے جو کرے منع، دے شعور حلال
پناہ گاہ حرم ، صاحب جلال و جمال(۶)

اس مجموعہ میں عربی الفاظ و تراکیب کے علاوہ بعض مقامات پر قرآنی آیات و احادیث نبوی ﷺ کو بہت احسن انداز میں شعروں میں پرویا گیا ہے۔

ماذماذ ﷺ

یہ خالد کا چوتھا نعتیہ مجموعہ ہے ارمغان اکادمی لاہور نے دسمبر ۱۹۷۹ء میں پہلی دفعہ شائع کیا۔ یہ مجموعہ بھی حمطایا کی طرح طویل اور مختصر بائیس نعتوں پر مشتمل ہے۔ آزاد نظم کی ہیئت میں بھی دو نعتیں ہیں۔ کتاب کے نام کی وضاحت شروع میں یوں کی گئی ہے:

> "ماذماذ اصل میں نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ہے۔ قاضی عیاض کے مطابق جو سلف کی کتابوں میں مذکور ہے اور اس کے معنی ہیں طیب طیب۔ عربی کی مشہور لغت لسان العرب کے مطابق اس کا مطلب خوش خلق اور پاکیزہ خو ہیں۔"(۷)

ردیف "محمد ﷺ" کا استعمال ملاحظہ ہو:

گو ہوں یکے از نغمہ سرایانِ محمد ﷺ
شاید کہ میری لے نہیں شایانِ محمد ﷺ
میں اور میرا داعیہ عرض ہنر کیا
خود رب محمد ﷺ ہے ثنا خوان محمد ﷺ(۸)

طاب طاب ﷺ

یہ خالد کا پانچواں نعتیہ مجموعہ ہے۔ طاب طاب آپ ﷺ کا نام نامی تورات میں ہے جس کے معنی طیب اور پاکیزہ کے ہیں۔ یہ مجموعہ پہلی مرتبہ ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا۔ اس میں کل ۲۳ نعتیں ہیں۔ اس مجموعہ کی بیشتر نعتیں سہل ممتنع کا عمدہ نمونہ ہونے کے ساتھ ساتھ سراپا نگاری اور اعلیٰ تخیل سے بھرپور ہیں۔ اشعار ملاحظہ ہوں:

تو امام بنی نوع انساں
تو زمین و زماں کا محور
تیرا منشور الفقر فخری
تجھ سا مسکیں نہ تجھ سا تونگر(۹)

عبدہٗ ﷺ

یہ خالد کا چھٹا نعتیہ مجموعہ ہے یہ پہلی مرتبہ ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا یہ ۱۵۰۹ء اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ کے روایت سے ہٹ کر دو انتساب ہیں۔ پہلے انتساب کے اشعار کی تعداد اکیاون اور دوسرے انتساب کے اشعار کی تعداد اکتالیس ہے۔ پہلے انتساب میں اہلِ نظر، اہلِ دل، اہلِ محبت، اہلِ دانش، اہلِ درد، اہلِ ظرف، اہلِ ضمیر، اہلِ ذکاوت، اہلِ تمکین، اہلِ سکر، اہلِ کشف، اہلِ کرامت، اہلِ امر، اہلِ امامت وغیرہ کا ذکر ہے۔ دوسرے انتساب میں اسلاف اور تاریخی شخصیات کا ذکر ہے جن میں حسان، کعب و

بوصیری، ابن رواحہ، نابغہ جعدی خاقانی، عرفی و عطاری، سعدی و جامی اور اقبال و حالی کا ذکر ہے۔ اس مجموعہ کے کئی صفحات میں اردو کا کوئی مصرعہ نظر نہیں آتا۔ عربی زبان، قرآنی آیات اور اسلامی کرداروں کی کثرت ہے:

ھُو اشرف الانبیاء نصاباً
ھو امین الانبیاء بیاناً (۱۰)

ثانی لا ثانیؓ

یہ مجموعہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی شان میں لکھی گئی منقبت ہے۔ پہلی مرتبہ ارمغان اکیڈمی لاہور کی جانب سے شائع ہوا۔ یہ طویل بیانیہ نظم ہے جو ۷۸۶ اشعار پر مشتمل ہے۔ یہ شاہکار نظم حضرت ابو بکر صدیق کی سیرت، سراپا اور کردار سے متعلق خوبصورت اشعار کا ایک گلدستہ ہے۔ منقبت کے کچھ اشعار بصارتوں کی نذر:

ہر کوئی جانے تیرا کبرو شرف
ثانی اثنین، یار صاحب غار
وہ نقیب امانت و انصاف
وہ مساوات کا علمبر دار (۱۱)

بوترابؓ

یہ مجموعہ کلام حضرت علیؓ کی شان میں لکھی ہوئی منقبت ہے۔ یہ کتاب ارمغان اکیڈمی لاہور کی جانب سے ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔ بوتراب حضرت علی کرم اللہ وجہ کا لقب ہے جس کے معنی ہیں خاک والا یا خاک آلودہ، رسول کریم ﷺ نے جب حضرت علیؓ کو خاک آلودہ دیکھا تو بوتراب فرمایا۔ یہ منقبت مسلسل نظم کی صورت میں ہے اور اس کے ۱۳۱۳ اشعار ہیں۔ پیکر صدق و صفا حضرت علی کرم اللہ وجہ کے زہد و تقویٰ اور علم و حکمت کو وہ دلکش انداز میں یوں بیان کرتے ہیں:

وہ امیر النحل وہ دروازہ شہر علوم
چڑھ کے منبر پر جو دیتا ہے سلونی کی صدا
معدن علم و خبر سر چشمہ حکمت ہے وہ
آشکارا جس خرد افروز پر راز بقا (۱۲)

اس مجموعہ میں بھی تلمیحات کا بھرپور استعمال کیا گیا۔

۲۔ غزل و نظم

زنجیر رم آہو

یہ مجموعہ جولائی ۱۹۶۰ء میں علمی پرنٹنگ پریس لاہور نے شائع کیا۔ خالد کا یہ مجموعہ غزلیات اور نظموں پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ میں سات غزلیں چار ترکیب بند اور باقی نظمیں ہیں۔ اس مجموعہ کی کل تخلیقات کی تعداد ستائیس ہے۔ اس مجموعہ میں خالد کا قلم خوب جولانیاں دکھاتا نظر آتا ہے اور اس کی شعری صلاحیتیں عروج پر نظر آتی ہیں۔ جذبات و احساسات کی خوب جلوہ گری ہے۔ ان

نظموں میں عشقیہ جذبات کی فراوانی ملتی ہے۔ اس مجموعہ میں نظموں کے عنوانات نوائے شوق، مینارۂ طور، ذکر و فکر، سال نو، رہ و رسم، منزل ہا اور اختر شناس ہیں۔ زیادہ تر مختصر نظمیں ہیں۔ "نوائے شوق" سے کچھ اشعار مشتے از خروارے کے طور پر ملاحظہ ہوں:

کس سے کہوں حال دل؟ کون ہے پرسان حال؟
کس کو ہے ذوق سخن؟ کس کو ہے فہم کلام؟
منزل فن دور ہے ، عظمت فن دور تر
آہوئے دشت ہنر ہوتا ہے مشکل سے رام
مسند عظمت پہ ہیں خون جگر کے نشاں
شہرت جاوید ہے ثمرہ سوز دوام
درگہ امید میں میں ہوں غریب و فقیر
میری متاع حقیر مایہ تضحیک عام(۱۳)

اس مجموعہ کا قاری ضرور کہے گا کہ خالد نے کمال مہارت سے عربی الفاظ کی پیوندکاری کی ہے اور نئی تراکیب و اختراعات کو خوبصورت انداز میں اپنی شاعری میں سمویا ہے۔

کلکِ موج

یہ خالد کا مجموعہ غزلیات ہے جن کی تعداد چونسٹھ ہے۔ کل صفحات دو سو تریسٹھ ہیں۔ ان کا یہ مجموعہ دو آبہ کوآپریٹو پبلشرز کراچی سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔ کتاب کے پہلے آٹھ صفحات ٹائیٹل اور فہرست کے لیے وقف ہیں۔ آغاز کلام نذر سنائی اور حافظ والی مکالماتی غزل سے ہوتا ہے۔ خالد بنات البحر کا یہ متلاشی اچھوتی منزلوں سے گزرتا ہے اور اسے خضر خجستہ پا کی جستجو ہے تاکہ بنات البحر (یونانی اور رومن اساطیر میں بنت البحر جمع بنات البحر (Oceanid) وہ سمندری حسینائیں ہیں جو کسی مخصوص چشمہ، دریا، جھیل، سمندر، جوہڑ، چراگاہ، پھول یا سحاب کی سرپرست ہیں) کا مسکن معلوم ہو سکے۔

خروش موج طوفاں دیکھتا ہوں
ہنر دریائے ناپیدا کراں ہے
کنارے پر کھڑا چنتا ہوں گھونگھے
گہرا عماق قلزم میں نہاں ہے
ملے خضر خجستہ پے تو پوچھوں
بنات البحر کا مسکن کہاں ہے(۱۴)

کلک موج کی غزلوں میں بہت سے اشعار ایسے ہیں جن میں خیال عربی، فارسی، ہندی انگریزی یا فرانسیسی سے اخذ کیا گیا ہے۔ ان کا یہ مجموعہ بے شمار خوبیوں کے باعث اردو غزل میں ایک نئے موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کتاب ایک سنگ میل ہے جہاں سے ہمارا کاروان شعر ایک نئی منزل کی طرف گامزن ہو سکتا ہے۔

دشتِ شام

یہ خالد کی نظموں اور غزلوں کا مجموعہ ہے۔ یہ پہلی دفعہ ایوان پبلشرز کراچی کی جانب سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا۔ اس میں تاریخی اور رومانوی کردار کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ ان کے اشعار میں ملاحظہ ہوں:

بندہ فن مرد مسلوب الحواس
لوگ فرزانے کو دیں مجنوں کا نام
جس کے دل میں شک کا گہرا زخم ہے
اس کو دینا اے صبا میرا سلام(۱۵)

کفِ دریا

یہ خالصتاً غزلوں کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ ان کے تبحر علمی اور قادر الکلامی کا آئینہ دار ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۶۵ء میں نفیس اکیڈمی کراچی سے طبع ہوا۔ اس کے پہلے دس صفحات سب ٹائیٹل اور فہرست کے لیے وقف ہیں۔ اس میں غزلوں کی تعداد ۴۷ ہے۔ اس میں سب سے مختصر غزل تین اشعار پر مشتمل ہے اور سب سے طویل غزل ستائیس اشعار پر مشتمل ہے۔ اپنے متعلق اور اپنے فن سے متعلق فرماتے ہیں:

خلوتی پردہ اسرار کا ہوں
میں نہیں مرد مقالات و خطاب
بے پئے مست ہوں میں شاعر ہوں
آب حیواں کو سمجھتا ہوں سراب(۱۶)

حدیثِ خواب

نظموں اور غزلیات پر مشتمل یہ کتاب ۱۹۷۴ء میں ماورا پبلشرز راولپنڈی سے شائع ہوئی۔ اس کے کل ۲۰۸ صفحات ہیں۔ اس میں چھتیس غزلیات ہیں۔ سب سے چھوٹی غزل سات اشعار کی ہے اور سب سے طویل بتیس اشعار پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ میں قرآن حکیم کی صورتوں کے ٹکڑے بہت ہی ہنرمندی سے سجائے گئے ہیں:

قدم رکھو نہ اپنی حد سے باہر
ھدینکم صراطاً مستقیماً
ہو کیسی بھی افتاد ثابت قدم رہ
فقل حسبی اللہ نعم الوکیلا(۱۷)

اس مجموعہ کلام کی ایک لاجواب نظم "حکایت نے" میں ڈیڑھ سو کے قریب رومانوی داستانوں کا ذکر ہے۔ مشرق و مغرب کے رومانوی کرداروں کا ایک ہی نظم میں سجانا ان کے علمی مرتبہ اور وسعت مطالعہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان کی اس نظم پر جی سی یونیورسٹی فیصل آباد میں "عبدالعزیز خالد کی نظم" حکایت نے "کے حواشی و تعلیقات" کے عنوان سے ثمینہ افضل نے ۲۰۱۰ء میں ایم فل کا مقالہ تحریر کیا۔

خروشِ خُم

یہ مجموعہ پہلی مرتبہ ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا۔ اس میں قومی، ملی اور رثائی نظمیں شامل ہیں۔ یہ مجموعہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ اے دیارِ پاک، اے وطن پاک، سر زمین پاک، اے زندہ دلاں اور یہی ہے میر او طن خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ اس مجموعہ کی طویل ترین نظم "اے دیارِ پاک" ہے اور یہ نوحہ ہے سقوط مشرقی پاکستان کا اور اس میں جنگی قیدیوں کی صعوبتوں کا ذکر ہے:

اے دیارِ پاک تیری سر زمیں
فخر عالم ، روکش چرخ بریں[۱۸]

دوسرے حصے میں اسلامی سربراہی کانفرنس سے متعلق تین خوبصورت نظمیں ہیں۔ تیسرا حصہ مرثیوں اور منقبتوں پر مشتمل ہے جو مشاہیر ادب اور ہم عصر شعرا کی یاد میں ہیں۔ اس مجموعہ میں شامل کرداروں کا تعلق زیادہ تر تاریخ اسلام سے ہے۔

سرابِ ساحل

"سرابِ ساحل" عبدالعزیز خالد کا ۸۲ غزلوں پر مشتمل مجموعہ ہے۔ پہلی مرتبہ جنوری ۱۹۸۷ء میں مقبول اکیڈمی سے شائع ہوا۔ یہ تصنیف ۱۶۵ اصفحات پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ کی پہلی غزل واردات قلب سے متعلق ہے۔ دل ردیف نے اس غزل کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اشعار ملاحظہ ہوں:

دیکھ کر ہر روئے زیبا کو مچل جاتا ہے دل
موم کی مانند سینے میں پگھل جاتا ہے دل
شہر عصمت کے درو دیوار سے وحشت اسے
کوئے تہمت میں مگر آنکھوں کے بل جاتا ہے دل[۱۹]

مزمورِ میر مُغنی

یہ ایک خطابیہ نظم ہے۔ یہ ۱۳۶۰ اشعار پر مبنی طویل نظم ہے۔ یہ سب اشعار ایک ہی قافیہ میں کہے گئے ہیں۔ اس نظم میں مخاطب ایک ایسی قوم ہے جو دنیا کے دھوکے میں پڑ کر اپنا اصل و قار کھو چکی ہے۔ خالد نے اسلامی اقدار کے احیاء اور فروغ پر زور دیا ہے۔ اس میں اخلاق، مذہب اور سیاست سے متعلق نصائح ہیں۔ مزید یہ کہ فارسی عربی، لاطینی، یونانی، ہندی اور دیومالائی ادب کے مظاہر بڑی خوبی سے سموئے گئے ہیں۔ اخلاص کی شمعیں روشن کرنے کی تلقین کی ہے:

ہمیں فن خوشامد کا آتا نہیں
ہیں مخلص وہ نحن لہ مخلصون
زباں سے جو کہتے ہیں دل میں نہیں
ہے چہرے پہ مرقوم ما یکتمون[۲۰]

۳۔ منظوم تمثیلات

زر داغ دل

یہ عبدالعزیز خالد کا اولین شعری مجموعہ ہے۔ اسے مکتبہ شعور پریڈی سٹریٹ صدر کراچی نے ۱۹۵۶ء میں شائع کیا۔ ان کا یہ مجموعہ تمثیلی نظموں پر مشتمل ہے۔ اس کے کل ۴۲۰ صفحات ہیں۔ پہلے دس صفحات اشاعت کی معلومات اور انتساب سے متعلق ہیں۔ اس کا انتساب ذوالفقار کے نام ہے۔ "صریر خامہ" پہلی نظم ہے اور اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

صریر خامہ ہے زیر و بم ترانہ شوق
نوائے زیرِ لبی عیار صحت ذوق
ظہور زر نہیں فنکار کی ہنر مندی
سفارشات سے سوز نہاں نہیں ملتا(۲۱)

دوسری نظم سوز نا تمام کے عنوان سے ہے اور اس کے ذیلی عنوانات آدم، ہوا، ادا، ظلہ، ھابیل، قابیل اور ابلیس ہیں۔ تیسری نظم "خیال نو" کے عنوان سے ہے۔ چوتھی نظم آتش گل ہے۔ اس تمثیلی نظم کے ذیلی عنوانات لیلیٰ، قیس اور مہدی ہیں۔ پانچویں نظم "پردہ حائل" کے عنوان سے ہے اور اس کے ذیلی عنوانات نازاد، نورد اور فرشتہ ہیں۔ پانچویں نظم رقص شرر ارو چھٹی نظم فریب ہستی ہے۔ ساتویں نظم "بازارِ حیات" ہے۔

اس سے اگلی نظم "طوفان نوح" ہے۔ نویں نظم "خدنگِ جستہ" کے عنوان سے ہے، آخری دو نظمیں "مشت غبار" اور عرض تمنا کے عنوان سے ہیں۔ ان کی نظمیں بہت طویل اور فن کاری اور ہنر مندی کا بین ثبوت ہیں۔ ایک انٹرویو میں خالد نے "زر داغ دل" اور "ماتم یک شہر آرزو" کا اعلان کرتے ہوئے دوبارہ نئی ترتیب سے اشاعت کا اعلان کیا تھا۔

سلومی

اس کی اشاعت اول بک لینڈ کراچی کے زیر اہتمام ۱۹۶۰ء میں ہوئی۔ اس ایڈیشن میں صفحات کی تعداد ۱۱۲ ہے۔ یہ ایک منظوم تمثیل ہے جو عہد نامہ جدید کی داستاں پر مشتمل ہے۔ محمود نظامی نے بھی سلومی کا اردو زبان میں ترجمہ کیا لیکن خالد کے ترجمہ سے ہی سلومی کو شہرت و مقبولیت ملی۔ خالد کی اس منظوم تمثیل کے آغاز میں "ماخوذ و مستفاد" لکھا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خالد نے کسی ایک ماخذ یا متن کی مکمل پابندی نہیں کی۔ اس کے کرداروں کا تعلق عہد نامہ جدید (بائیبل مقدس) سے ہے۔ اس تمثیلی نظم کے چودہ کردار ہیں۔ جن میں ہیرو دیاس، سلومی اور یوحنا مرکزی کردار ہیں۔ خالد نے جو کردار اس میں لیے ہیں ان کو دیکھ کر گمان گزرتا ہے کہ یہ کردار آسکر وائلڈ کے ڈرامے میں بھی ہیں۔

دکانِ شیشہ گر

"دکان شیشہ گر" خالد کا آٹھ تمثیلی نظموں پر مشتمل مجموعہ ہے۔ اس کے عنوانات حریر رگ گل، لا:ہ وفاداری بشرط استواری، برزخ، مشت شرر، شعلہ گل، آتش سوزاں اور طاق نسیاں ہیں۔ یہ پہلی بار ۱۹۶۱ء میں بک لینڈ کراچی نے شائع کیا ان آٹھ تمثیلوں کی زبان بہت پیاری ہے۔ مصنف نے انتخاب الفاظ کرداروں کے عین مطابق کیا ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں فہرست سے قبل بڑے شعرا کے اشعار دیئے گئے ہیں جن میں شیشہ گر کی ترکیب استعمال ہوئی ہے۔

اس کتاب کے شروع میں بیدل، غالب، خسرو، حفیظ ہوشیار پوری اور محشر رسول نگری کے اشعار بھی تحریر ہیں۔ ان نظموں کے کردار دیومالائی ہیں۔ پرومے تھیس، ہیفاسطس، اپی مے تھیس ھرمس اور زئیس وغیرہ کرداروں کے نام ہیں۔ کتاب کی فہرست کے بعد خالد نے نثر میں بھی ان کرداروں کا مختصر تعارف کروایا ہے۔ مثلاً وہ پرومے تھیس سے متعلق لکھتے ہیں:

> "پرومے تھیس سورج بنسی کا فرزانہ ترین فرد تھا۔ اس نے درپردہ اثینا سے معماری، ستارہ شناسی، جہاز رانی اور علم ہندسہ سیکھ کر ظلوم و جہول انسان کو اس سے روشناس کرایا۔ زیوس نے لطیفہ خاکی کو یکسر آگ سے محروم رکھنے کا فیصلہ کیا۔ پرومے تھیس نے اولمپک میں داخل ہو کر سورج اگنی رتھ سے مشعل روشن کی اور دہکتے ہوئے کوئلے کے ایک ٹکڑے کو سویا کے ڈنٹھل (ساقِ بادیان) کے گودے دار جوف میں چھپالیا اور مشعل کو روشن کر کے چوری چوری وہاں سے بھاگ آیا اور آگ حضرت انسان کے سپرد کر دی۔" (۲۲)

یہ کتاب بھی خالد کے وسیع مطالعے، بے مثل شعری استعداد اور لطافت و ذہانت کی جلوہ گری کا واضح ثبوت ہے۔

ورقِ ناخواندہ

یہ مجموعہ بک لینڈ کراچی نے پہلی مرتبہ ۱۹۶۳ء میں شائع کیا۔ منظوم تمثیلات کا یہ مجموعہ خالد کی سابقہ پیشکش "ذرداغ دل" کا نکھرا ہوا روپ محسوس ہوتا ہے۔ اس مجموعہ میں پانچ ترتیلی تمثیلیں ہیں۔ ان کے عنوانات طلسم زندگی، چراغ تہ داماں، دشت تمنا، گلہائے رسوائی، گنج رنج رائیگاں ہیں۔ تمثیلات میں انسانی فطرت اور قدرت دونوں کے حدود بے اندازہ ہیں۔ رنگینیوں کی مدھ میں گوندھی ہوئی لہر خوب اٹھتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ تمثیلی نظمیں نیم مذہبی اور نیم تاریخی ہیں جن کے کرداروں پر صدیوں کے اوہام کا کہر چھایا ہوا ہے۔ خالد کے البیلے اسلوب نے جو پوری طرح ان کے مزاج سے ہم آہنگ ہے ان کرداروں کے نقش و نگار چمکانے اور چہروں کی جھریاں نمایاں کرنے میں سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ یہ کتاب بھی خالد کے وسیع مطالعے، بے مثل شعری استعداد اور لطافت و ذہانت کی جلوہ گری کا واضح ثبوت ہے۔

برگِ خزاں

یہ بھی خالد کا منظوم تمثیلی مجموعہ ہے۔ پہلی تمثیل "قابیل" ہے۔ یہ قرآن اور عہد نامہ عتیق سے ماخوذ ہے۔ دوسری تمثیل فلک ناز طبع زاد ہے اور علامتی کرداروں پر مشتمل ہے۔ تیسری تمثیل "آشور بنی پال" ہے ان تینوں تمثیلوں میں قدیم تہذیبوں کے بے شمار گوشے سامنے آتے ہیں۔ آغاز میں قرآن حکیم اور تورات کے اقتباسات ہیں۔ پھر نظموں کا آغاز ہوتا ہے۔ برگ خزاں کے کرداروں کا تعلق عہد نامہ عتیق سے ہے۔ یہ کردار بائیبل اور آسمانی صحیفوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مجموعہ ۱۹۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی تمثیلی نظموں میں مختلف ادوار کی ثقافت، سیاست، محبت اور دیگر مسائل کا تذکرہ ہے۔ اشعار میں روانی متانت اور وقار جھلکتا ہے۔ مکالموں میں ندرت ہے اور ڈرامائی کیفیات اور محاکات نگاری کے اعتبار سے یہ مجموعہ یقیناً بے مثل ہے۔ ان تمثیلی نظموں کی زبان عامیانہ حد تک آسان نہیں بلکہ اس میں عالمانہ وقار اور معنویت ہے۔

۴۔ منظوم ترجمہ

سرودِ رفتہ

یہ قبل مسیح کی یونانی شاعرہ سیفو کے کلام کا منظوم ترجمہ ہے۔ یہ پہلی مرتبہ مطبوعات مشرق کراچی سے جولائی ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی۔ یہ ایڈیشن ۱۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ آغاز میں مختلف مشاہیر کی سیفو سے متعلق آراء رقم ہیں۔ ساتھ ہی سیفو کا تعارف بھی تحریر ہے:

> ”زمانہ قدیم کی سب سے بڑی شاعرہ سیفو لیسبوس کے شہر مٹی لین میں غالباً ۶۱۲ ق۔م میں پیدا ہوئی۔ اس کی تاریخ وفات کا تعین نہیں ہو سکا لیکن اس کی نظموں سے مترشح ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی عمر پچاس سے اوپر ہو گی۔ حسن پرست یونانی سیفو کی شاعری کو اسی تقدیس کی نگاہ سے دیکھتے تھے جیسے میلن کے جسمانی حسن کو۔ دونوں عورتوں کو انہوں نے فوق البشر مان کر قابلِ پرستش ٹھہرایا۔“(۲۳)

اس سے آگے چل کر یوں لکھتے ہیں:

> ”سیفو نے موسیقی کا ایک سکول کھول رکھا تھا جس میں رقص و شعر کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔“(۲۴)

سیفو کی نظمیں یونانی زبان میں ہیں۔ خالد نے ان نظموں کو اردو زبان میں منتقل کیا۔ خالد نے سیفو کی شاعری میں استعمال ہونے تلمیحات اور تاریخی کرداروں کی وضاحت بھی کر دی ہے۔ نظموں کا آغاز ”گل نغمہ“ کے عنوان سے ہوتا ہے۔ خالد نے سیفو کی شاعری میں استعمال ہونے والی تلمیحات کی تشریح اس کتاب کے آخر میں ”پردہ ساز“ کے عنوان سے کی ہے۔ ان کرداروں کا تعلق تاریخی، یونانی اور دیومالائی کرداروں سے ہے۔

غزل الغزلات

خالد کی ”غزل الغزلات“ نغمہ سلیمان، کتاب نشید الانشاد (The Song of Songs) کا آزاد نظم کی صورت میں ترجمہ ہے۔ اس کی پہلی اشاعت ۱۹۶۰ء میں بک لینڈ کراچی سے ہوئی۔ اس کے کل ۱۱۶ صفحات ہیں۔ اس کے تیسرے صفحے پر یہ عبارت درج ہے:

> ”کتاب نشیدالانشاد و هو تسبیح التسابیح ویقال بالعبر انیہ شیر هشیریم“(۲۵)
>
> (یہ نغموں میں سے ایک نغمہ ہے اور تسبیحوں میں سے ایک تسبیح ہے اور عبرانی میں اس کا نام شیر ہشیریم ہے۔)

نغمہ سلیمان ادبیات اسرائیلیہ کا مجموعہ ہے۔ یہ نشید الانشاد کا ترجمہ ہے۔ اس میں حوالہ جات کی کثرت ہے جو کتاب کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے کرداروں کا تعلق حضرت سلیمانؑ اور ملکہ سبا کے قصوں سے ہے اور ہم انہیں خالص تاریخی کردار بھی کہہ سکتے ہیں۔

گلِ نغمہ

یہ رابندر ناتھ ٹیگور کی ”گیتان جلی“ کا منظوم ترجمہ ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ مطبوعات مشرق کراچی سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔ یہ ۲۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ابتدا کے ۵۱ صفحات میں کچھ نئے اور پرانے رسائل سے مختلف اہلِ قلم اور خود ٹیگور کی کچھ ایسی تحریریں نقل کی گئی ہیں جن سے ان کی زندگی اور شاعری سے متعلق خود ان کا نقطہ نظر بھی واضح ہوتا ہے۔ گیتان جلیکے متعدد نثری تراجم ہو چکے تھے۔ لیکن خالد کا منظوم ترجمہ ادبی محاسن سے بھرپور ہے۔ گل نغمہ کا ابتدائی حصہ ٹیگور کی شخصیت اور ان کی شاعری پر

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری، ابو الکلام اور کچھ دیگر مشاہیر ادب کے تاثرات شامل ہیں۔ خالد کا امتیاز یہ ہے کہ اس نے اپنے تراجم کو شعریت دی ہے اور اس میں اپنا پن پیدا کیا ہے۔ گل نغمہ کا حقیقی امتیاز اس کی بھرپور شعریت ہے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں:

جہاں ذہن بے خوف سر ہے بلند
جہاں علم کی دولت ارجمند
ہوا کی طرح مفت و آزاد ہے
جہاں خانگی تنگ تقسیم سے
نہیں ریزہ ریزہ قوام جہاں
ہیں پروردہ صدق، لفظیں جہاں(۲۶)

خالد کا منظوم ترجمہ اس قدر فکر انگیز و فکر آزما ہے کہ اردو قالب میں بھی وہی تاثیر، دل کشی اور گہرائی اور گیرائی پوری رعنائی و لطافت سے سمو دی گئی ہے جو کہ ٹیگور کی اصل کیف آفریں نظموں کی خصوصیات ہیں۔

چراغِ لالہ / شعلہ چنار

رسول حمزہ توف سویت یونین کی جمہوریہ داغستاں کے شاعر تھے۔ ان کی شاعری وطن سے محبت اور صدیوں پرانی عوامی دانش سے مملو ہے۔ یہ کتاب رسول حمزہ کے منتخب ادب پاروں کا ترجمہ ہے۔ چراغ لالہ پہلی دفعہ فرقان اکیڈمی لاہور سے ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی۔ بعد میں یہ کتاب شعلہ چنار کے نام سے شائع ہوئی۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کے پہلے حصے میں رسول حمزہ کی نثری کتاب "My Daghestan" کے بعض اقتباسات کا ''میرا داغستان'' کے عنوان سے ترجمہ ہے۔ دوسرے حصے میں رسول حمزہ کی چند نظموں کا منظوم ترجمہ ہے۔ اس حصے کو رنگ سخن کا نام دیا گیا ہے۔

پروازِ عقاب

یہ ہوچی منہ کی زندانی نظموں کا ترجمہ ہے۔ ہوچی ایشیا کے ان چیدہ راہنماؤں میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے سامراجی اور یورپی ایمپریل ازم کی طاقت اور تسلط کے خلاف بھرپور آواز اٹھائی۔ ویت نامی کیمونسٹ قوتوں نے قوم پرست ہوچی منہ کے زیر قیادت ۱۹۵۴ء میں فرانسیسیوں کو شکست دی۔ اس کے بعد امریکہ نے ویت نام پر جنگ مسلط کر دی۔ ہوچی منہ نے سیاست اور قومی قیادت کے معیارات متعین کیے۔ اس کتاب کا انتساب بہت خوبصورت ہے:

ان نظر بندوں کی آبادی کے نام
ان ظفر مندوں کی بربادی کے نام
وہ جری جرار پاکستان کے
وہ لڑے بڑھ چڑھ کے سینے تان کے
پر یگانوں نے جنہیں دھوکا دیا
مے سے خون ناب کا سودا کیا
جان نثار صاحب ام الکتاب
نذر سے ان کی یہ پرواز عقاب

گر قبول افتد زہے عزو ثواب (۲۷)

پرواز عقاب کی نظموں کو دو حصوں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اولیں حصہ نفس مضمون کے اعتبار سے مشکل اور ادق ہے۔ حصہ آخر میں خالد نے ایک پر وقار مترجم کی حیثیت سے خوش اسلوبی اور متانت سے ہوچی کی نظموں کا منظوم ترجمہ پیش کیا۔

غبارِ شبنم

یہ جاپانی شاعری کا منظوم ترجمہ ہے۔ یہ ان کا ایک شاہکار اور اہم ادبی کارنامہ ہے۔ اس کا انتساب ''ارغواں اندام عذراوں کے نام'' ہے۔ اس مجموعہ میں ۶۳ شعرا کا کلام اور ۷۱ شاعرات کے منتخب کلام کا منظوم ترجمہ ہے۔ آخر میں صفحہ ۲۴۳ سے لے کر صفحہ ۴۳۹ تک ہائیکو نگار شعرا کے کلام کا ترجمہ ہے۔ صفحہ نمبر ۴۸۳ تا صفحہ نمبر ۵۲۰ فردیات اور مصرعوں کا منظوم ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس ترجمہ سے اردو دان طبقے کو جاپانی تہذیب اور اقدار و روایات سے آشنائی ملی ہے۔ یک مصرعی نظموں کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

ہزار سال کی اے کاش زندگی ہوتی

ہمارے آنسوؤں سے ابلے پانی دریاؤں کا

متعارف ہوئے ہم صرف بچھڑنے کے لیے

شاعری لفظوں کی موسیقی ہے

چاندنی ہے رفیق تنہا (۲۸)

کتابُ العلم

یہ مجموعہ آیات، احادیث، اقوال اور ابیات میں علم کی اہمیت اور مقام و مرتبہ کے حوالے سے ہے۔ یہ منظوم ترجمہ اڑتیس ابواب پر مشتمل ہے۔ علم کی اہمیت، منزلت اور وقعت کو اس کتاب میں یکجا کیا ہے۔ علما کے احترام سے متعلق حدیث مبارکہ کا ترجمہ ملاحظہ کریں:

''من اکرم عالماً فقدا کرمنی'' (۲۹)

''کسی عالم کی جس نے عزت کی

اس نے گویا میری ہی عزت کی۔''

کتاب کی اہمیت کو یوں اجاگر کیا ہے:

''وخیر جلیس فی الزمان کتاب'' (۳۰)

''نہیں کتاب سا ہم دم کوئی زمانے میں

دم ساز نہیں دہر میں بہتر از کتاب''

فرقانِ جاوید

خالد نے قرآن حکیم کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ کاوش خالد کی اسلامی معلومات اور مذہبی لگاؤ کا بین ثبوت ہے۔ اس کتاب کی ابتدا ''مترجم'' کے عنوان سے ایک نظم میں یوں کی ہے:

میں خالد اپنی بساط اپنے کسب کی حد تک

بطور صدق مقال اعتراف کرتا ہوں

نہیں ہے ترجمہ اس الکتاب کا ممکن
ہوئی جو اہلِ عرب کی زباں میں نازل
مسافران راہ حق کا ساتھ ہو جائے
یہ راندہ مستحق التفات ہو جائے (۳۱)

یہ ترجمہ بھی ان کی قرآن سے گہری لگن اور مذہب سے والہانہ وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۵۔ تنقید

کجدار و مریز

"کجدار و مریز" جس کے معنی ہیں "ٹیڑھا رکھ اور بہنے نہ دے" اس کا مفہوم یہ ہے کہ ساقی نے صراحی کو بظاہر جام کی طرف جھکایا ہوا ہے اور بظاہر محسوس ہو رہا ہے کہ یہ شراب جام میں انڈیلنے لگا ہے لیکن دلی طور پر وہ نہیں انڈیلنا چاہتا یہ ان کے تنقیدی شعور کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں علامہ اقبال اور ان کے مرشد مولانا رومی کے کلام کے بعض تسامحات کا ذکر ہے دوسرے حصے میں فارسی اور اردو کے بہت سارے شعرا کے کلام سے مثالیں دے کر وضاحت کی گئی ہے۔ یعنی ان شعرا نے جو آیات و احادیث اپنے کلام میں نظم کی ہیں ان کو اصل متن کے ساتھ درستی کی ہے اور تبدل کی بھی نشاندہی کی ہے۔ کچھ مثالیں استشہادات کے طور پر ملاحظہ ہوں۔ رموز بے خودی میں اقبال کہتے ہیں:

کل مومن اخوۃ اندر دلش
حریت سرمایہ آب و گلش (۳۲)

قرآنی آیت مبارکہ "انما المومنون اخوۃ" ہے اور خالد کے بقول اخوۃ "اخ" کی جمع ہے اور مومن واحد۔ (۳۳) اسی طرح خضر راہ کی نظم "زندگی" کا مصرع:

سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

خالد کہتے ہیں کہ کن ضمیر نہیں بلکہ فعل امر حاضر معروف واحد مذکر ہے۔ مصرع یوں ہو سکتا ہے:

سر آدم ہے صدائے کن فکاں ہے زندگی

۶۔ نثری کتب

سخن ہائے آشنا

خالد کی نثر نگاری جس میں مضامین، کالم اور خطوط خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کے مضامین پر مشتمل کتاب "سخن ہائے آشنا" میں شامل مضامین حب وطن، اسلامیت، احیائے اسلام، روشن خیالی، امید، رواداری عزم و حوصلہ اور عشق رسول ہیں۔ یہ کتاب مقبول اکیڈمی لاہور کی طرف سے ۲۰۰۳ء میں شائع ہوئی۔

مہابھارت کتھن مالا

یہ ہزاروں سال پہلے کے دیومالائی قصوں اور حکمت و دانائی پر مبنی تحریروں کا مجموعہ ہے جس کا نام ''مہابھارت'' ہے۔ مہا بھارت میں ہندوؤں کی تہذیب، رہن سہن اور عقائد و افکار کا ذکر ہے۔ خالد نے بہت ہی خوبصورت انداز میں مہابھارت سے انتخاب اپنی زبان اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ان کا بہت ہی قابلِ ستائش کارنامہ ہے۔ اس کا انتساب کچھ یوں ہے:

ہندو پاکستان کے اس مشترک ماضی کے نام
جس میں پوشیدہ ہے اک مستقبل نو کا پیام

اس کتاب کے شروع میں خالد نے اسے حکمت حرف و حکایت کا مرقع اور ''مخزن دانش نورانی ہند'' کہا ہے اور دانش و خرد سے متعلق کہا ہے:

قول دانش بندہ مومن کی کھوئی چیز ہے
جس نے بھی اس کو سنا ہو لے اس سے
اور کس برتن سے نکلا ہے نہ ہرگز کچھ خیال اس کا کرے[۳۴]

حکمت عنوان کے تحت اس کے پانچ ابواب ہیں اور ''حکایت'' کے زیرِ عنوان نو کتھائیں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا ترجمہ کر کے خالد نے نثر نگاروں میں بھی اپنا منفرد مقام پیدا کر لیا ہے۔

اقبال

یہ عطیہ کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ اقبال کی طرف سے عطیہ کو لکھے گئے خطوط کا احسن انداز میں کیا گیا ترجمہ ہے۔ یہ خطوط دس ہیں۔ علاوہ ازیں نظمیں بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ یہ نثری ترجمہ اقبال کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتا ہے۔ ترجمہ میں عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۷۵ء میں آئینہ ادب لاہور نے شائع کی۔

خلاصہ بیان یہ ہے کہ خالد نے اردو شاعری کو ایک نیا رُخ دیا۔ ان کی ہمہ گیری، قادرالکلامی اور ذہانت ان کی تصانیف کے ہر صفحے پر جلوہ گر ہے۔ اردو کی جدید تشکیل میں خالد کی خلاقانہ مساعی کا بیش بہا حصہ ہے۔ خالد حروف و الفاظ کے تخلیقی استعمال میں مہارتِ تامہ رکھتا تھا۔ اس نے قدما کے شعری فرہنگ (ڈکشن) اسالیب اور پیرایہ بیان (امیجری، ایکسپریشن، تشبیہ، استعارہ، کنایہ اور محاکات وغیرہ) کو بھی اپنی شاعری میں سمویا اور کلاسیکل زبانوں، اساطیر، صحائف آسمانی اور قرآن حکیم سے بھی اخذ و استفادہ کیا۔

خالد نے اردو الفاظ کا ایک اچھا خاصا ذخیرہ جمع کر دیا۔ اس نے الفاظ تراشتے ہوئے عربی اور فارسی کا بہت سہارا لیا۔ اس کے علاوہ ہندی کے بہت سے الفاظ جو اپنی نوعیت میں بہت شیریں بھی ہیں استعمال کیے۔ خالد نے فکر و سخن میں بڑی جانفشانی سے کام لیا بلکہ اسے ریاضت کے طور پر اپنایا اور بہت مختصر عرصہ میں انھوں نے بہت سی کتابیں لکھیں۔ وہ خوب سے خوب تر مضامین کو خوب سے خوب تر پیرائے میں ڈھالنے کا فن جانتے تھے۔ اس کے حروف و الفاظ سے معانی یوں ٹپکتے ہیں جیسے چٹانوں سے چشمے۔ زود گو اور پُر گو ہونے کے باوجود اس کی شاعری ہیت اور مواد کے اعتبار سے بہت اعلیٰ اور پُراثر ہے۔ وہ مشاعروں کے شاعر نہیں تھے بلکہ بہت خاموشی سے کام کرنے والے تھے۔

حوالہ جات

1. ارشاد احمد حقانی: "عبدالعزیز خالد کی ایک خاص عادت" مشمولہ: تحریریں، ماہنامہ، خالد نمبر، جلد نمبر ۵، لاہور، مارچ اپریل ۱۹۷۵ء، ص ۲۷
2. انور رومان: "خالد کی انفرادی خصوصیات" مشمولہ: تحریریں، ماہنامہ، خالد نمبر، جلد نمبر 5، ص ۱۲۱
3. عبدالعزیز خالد: "ہللویاہ (حمدیہ اشعار)" مشمولہ: تحریریں، ماہنامہ، خالد نمبر، جلد نمبر ۵، ص ۲۱
4. عبدالعزیز خالد: "فارقلیط" کراچی: ایوان پبلشرز، اشاعت دوم، ۱۹۶۵ء، ص ۱۳
5. عبدالعزیز خالد: "منحمنا"، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۶۳ء، ص ۹
6. عبدالعزیز خالد: "حمطایا" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۷۶ء، ص ۷
7. عبدالعزیز خالد: "ماذماذ" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۷۹ء، ص ۸
8. ایضاً، ص ۱۷
9. عبدالعزیز خالد: "طاب طاب" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۱ء، ص ۱۰۔۱۱
10. عبدالعزیز خالد: "عبدہ" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۲ء، ص ۶۲
11. عبدالعزیز خالد: "ثانی لاثانی" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ۱۹۸۵ء، ص ۷
12. عبدالعزیز خالد: "بوتراب" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ۱۹۸۵ء، ص ۲۴
13. عبدالعزیز خالد: "کلک موج" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ۱۹۷۴ء، ص ۱۸
14. ایضاً، ص ۲۶۰
15. افسر راز: "دشت شام پر تاثرات" مشمولہ: تحریریں، ماہنامہ، خالد نمبر، جلد نمبر ۵، ص ۳۰۶
16. عبدالعزیز خالد: "کف دریا" کراچی: نفیس اکیڈمی، ۱۹۶۵ء، ص ۱۰
17. عبدالعزیز خالد: "حدیث خواب" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۷۴ء، ص ۱۸۳
18. عبدالعزیز خالد: "خروش خم" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، ۱۹۷۶ء، ص ۷
19. عبدالعزیز خالد: "سراب ساحل" لاہور: مقبول اکیڈمی، ۲۰۱۰ء، ص ۹
20. انور سدید: "مزمور میر مغنی پر تاثرات" مشمولہ: تحریریں، ماہنامہ، خالد نمبر، جلد نمبر ۵، ص ۳۰۷
21. عبدالعزیز خالد: "زرداغ دل" کراچی: مکتبہ شعور پریڈی سٹریٹ، ۱۹۵۶ء، ص ۱۳
22. عبدالعزیز خالد: "دوکانِ شیشہ گر" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۴ء، ص ۱۰
23. ایضاً، ص ۴
24. عبدالعزیز خالد: "سرودِ رفتہ" کراچی: مطبوعات مشرق، ۱۹۵۹ء، ص ۵
25. عبدالعزیز خالد: "غزل الغزلات" لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۴ء، ص ۶

26. عبدالعزیز خالد: ''گل نغمہ'' لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۵ء، ص ۱۱۹
27. اظہر جاوید: ''پرواز عقاب پر تاثرات'' مشمولہ: تحریریں، ماہنامہ، خالد نمبر، جلد نمبر ۵، ص ۳۴۶
28. محمد نواز کنول: ''عبدالعزیز خالد بطور مترجم'' لاہور: اظہار سنز، ۲۰۱۵ء، ص ۶۰۔۶۱
29. عبدالعزیز خالد: ''کتاب العلم'' لاہور: خالد اکیڈمی، ۱۹۹۰ء، ص ۸۵
30. ایضاً، ص ۱۶۹
31. عبدالعزیز خالد: ''فرقان جاوید'' لاہور: خالد اکیڈمی، اشاعت اول، ۱۹۸۹ء، ص ۵
32. اقبال: ''رموز بے خودی'' ص ۱۰۴
33. عبدالعزیز خالد: ''کجدار و مریز'' اٹک: سرمد اکادمی، ۲۰۰۷ء، ص ۲۰
34. عبدالعزیز خالد: ''مہابھارت کتھن مالا'' لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۶ء، ص ۷

References

1- Haqani. Irshad Ahmad. *Abdul Aziz Khalid ki aik khas adat*. Incl. in Tehreerain (Khalid Number). Vol 5. 1975. P 72
2- Anwar Rooman. *Khalid ki infaradi khasoosiyat*. Incl. in Tehreerain (Khalid Number). Vol 5.1975. P 121
3- Khalid, Abdul Aziz. *Halliluyah (Hamdeya Ishaar)*. Incl. in Tehreerain (Khalid Number). Vol 5. Lahore: March April.1975. P 21
4- Khalid, Abdul Aziz. *Farquleet*. Karachi: Aewan Publishers. 2nd Edition. 1965. P13.
5- Khalid, Abdul Aziz. *Manhamanna*. Lahore: Shaikh Ghulam Ali and Sons. 1963. P9
6- Khalid, Abdul Aziz. *Hamtaya*. Lahore:Maqbool Academy.1976. P 7
7- Khalid, Abdul Aziz. *Maaz Maaz*. Lahore: Maqbool Academy. 1979. P 8
8- Ibid. P 17
9- Khalid, Abdul Aziz. *Taab Taab*. Lahore: Maqbool Academy.1981. P 10-11
10- Khalid, Abdul Aziz. *Abduhu*. Lahore: Maqbool Academy.1982. P 62
11- Khalid, Abdul Aziz.*Sani Lasani*. Lahore: Shaikh Ghulam Ali and Sons. publishers.1985. P 7
12- Khalid, Abdul Aziz. *Buturab*. Lahore: Shaikh Ghulam Ali and Sons publishers. 1985. P 24
13- Khalid, Abdul Aziz. *Kilk e mouj*. Lahore:Shaikh Ghulam Ali and Sons publishers. 1974. P 18
14- Ibid. P 260
15- Afsar Azar. *Dasht e sham par taassurat*. Incl. in Tehreerain. Khalid Number. 1975. P 306
16- Khalid, Abdul Aziz. *Kaf e Darya*. Karachi: Nafees Academy balas street. 1965. P 10
17- Khalid Abdul Aziz.*Hadees e khwab*.Lahore: Maqbool Academy. 1974. P 183
18- Khalid Abdul Aziz. *Kharoosh e khum*. Lahore: Shaikh Ghulam Ali and Sons.1976. P 7
19- Khalid Abdul Aziz. *Sarab e Sahil*. Lahore: Maqbool Academy. 2010. P 9
20- Anwar Sadeed. *Mazmoor e Meer e Mughanni par taassurat*. Incl. in Tehreerain. Vol 5. P 7
21- Khalid Abdul Aziz. *Zar e Dagh e Dil*. Karachi:Maktaba Shaoor pareedi street. 1956. P 13
22- Ibid. P 4
23- Khalid Abdul Aziz. *Surood e Rafta*. Karachi:Matbooaat Mashriq. 1959. P 4
24- Ibid. P 5
25- Khalid, Abdul Aziz. *Ghazlul ghazlaat*. Lahore: Shaikh Ghulam Ali and Sons.1974. P 6
26- Khalid, Abdul Aziz. *Gul e Naghma*. Lahore: Shaikh Ghulam Ali and Sons 1975.P 119
27- Azhar Javaid. *Parwaz e uqab par taassurat*. Incl. in Tehreerain. Vol 5. 1975. P 346
28- Kanwal, Muhammad Nawaz. *Abdul Aziz Khalid batour mutarjim*. Lahore:Izhar sons. 2015. P 60-61
29- Khalid, Abdul Aziz. *Kitabul ilm*. Lahore:Khalid Academy. 1990. P 85
30- Ibid. P 169

31- Khalid, Abdul Aziz. *Furqan e Javaid*. Lahore:Khalid Academy. Ishaat e awal. 1989. P 5
32- Allama Iqbal. *Ramooz e Bekhudi*. P 104
33- Khalid, Abdul Aziz. *Kajdar o maraiz*. Attack: Sarmad Academy. 2007. P 20
34- Khalid, Abdul Aziz. *Maha Bharat ki kathan Mala*. Lahore: Maqbool Academy. 1986. P 7